جوہری نقصان ایکٹ، 2010 کے لئے سول ذمہ داری
اور متعلقہ مسائل پر اکثر پوچھے گئے سوالات اور جوابات

08 فروری، 2015

سوال: 1، صدر اوباما کے ہندوستان دورے کے دوران 25 جنوری، 2015 کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ کیا مفاہمت ہوئی ہے؟

جواب: سول جوہری ذمہ داری سے متعلق مسائل پر ہندوستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے درمیان مفاہمت اور ستمبر، 2008 کے باہمی 123 معاہدے کو نافذ کرنے کے لئے انتظامی نظام کے متن کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ اس سے ہم ہندوستان میں بین الاقوامی تعاون سے ری ایکٹر قائم کرنے پر تجارتی بات چیت کرنے کی سمت میں گامزن ہو سکیں گے اور 2005-2008 کی غیر فوجی جوہری مفاہمت کی اہم اقتصادی اور کلین اینرجی کی صلاحیت کو حقیقت میں بدل سکیں گے۔

سوال: 2، یہ مفاہمت کیسے ہوئی؟

جواب: قابل ذکر ہے کہ ستمبر، 2014 میں وزیر اعظم کے امریکی دورے کے دوران دونوں رہنماؤں نے ہند-امریکہ غیر فوجی جوہری تعاون معاہدے کو پوری طرح نافذ کرنے کے عزم کی ایک بار پھر تصدیق کی تھی اور غیر فوجی جوہری توانائی تعاون کے عمل کو آگے بڑھانے کے لئے ایک رابطہ گروپ قائم کیا، اس گروپ میں امریکی حکومت کے نمائندوں کے علاوہ وزارت خارجہ، جوہری توانائی کے شعبہ، نیوکلیئر پاور کارپوریشن آف

انڈیا لمیٹڈ (این پی سی آئی ایل)، وزارت خزانہ، وزارت قانون و انصاف کے نمائندے تھے اور کمپنیوں -ہندوستان کی جانب سے این پی سی آئی ایل اور یو ایس کی جانب سے ویسٹنگ ہاؤس اور جنرل الیکٹرک کے ساتھ بھی انٹرفیس تھا۔ نئی دہلی (17-16 ستمبر، 2014)، ویانا (7-6 جنوری، 2015) اور لندن (22-21 جنوری، 2015) میں اس کی 3 میٹنگیں ہوئی۔ ان مذاکرات کی بنیاد پر، غیر فوجی جوہری تعاون پر دو بقایا مسائل پر امریکی کے ساتھ مفاہمت ہوئی، جس کی تصدیق رہنماؤں کی طرف سے 25 جنوری، 2015 کو کی گئی۔

سوال:3، کیا ہندوستان جوہری نقصانات کے لئے سول ذمہ داری ایکٹ، 2010 (سی ایل این ڈی ایکٹ، 2010) اور سی ایل این ڈی دستور العمل، 2011 میں ترمیم کے لئے راضی ہوا ہے؟ اگر ابھی راضی نہیں ہوا ہے، تو کیا ان میں مستقبل میں ترمیم کی جائے گی؟

جواب : ایکٹ یا دستور العمل پر نظر ثانی کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

سوال:4، پھر سی ایل این ڈی ایکٹ پر امریکی مفادات کا حل کیسے کیا گیا ہے؟

جواب: رابطہ گروپ میں بحث کے دوران، متعلقہ قانون و قانون سازی کی تاریخ کا استعمال کر کے ہندوستانی فریق نے جوہری نقصانات کے لئے سول ذمہ داری (سی ایل این ڈی) ایکٹ اور جوہری نقصان کے لیے اضافی معاوضہ (سی ایس سی) کی مطابقت سے متعلق اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ ذمہ داری کے لئے مجموعی رسک مینجمنٹ کے حصہ کے طور پر ہندوستانی جوہری انشورنس پول کی تجویز بھی امریکی فریق کے سامنے رکھی

گئی۔ہندوستانی فریق کی طرف سے پیش اوراس پر ہوئی بحث کی بنیاد پر عام اتفاق رائے بنا ہے کہ ہندوستان کا سی ایل این ڈی قانون سی ایس سی کے مطابق ہے، جس پر ہندوستان نے دستخط کیے ہیں اور تصدیق کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

سوال :5، سی ایس سی کیا ہے؟

جواب: جوہری نقصانات کے لئے اضافی معاوضہ ایکٹ (سی ایس سی)، 1997 کا مقصد ایک عالمی جوابدہی نظام قائم کرنا اور جوہری حادثے کے متاثرین کو فراہم معاوضہ کی رقم میں اضافہ کرنا ہے۔ جو بھی ملک ویانا کنونشن، 1963 یا پیرس کنونشن، 1960 کا فریق ہے وہ سی ایس سی کا فریق بن سکتا ہے، جو ملک ان میں سے کسی کنونشن کا فریق نہیں ہے وہ بھی سی ایس سی کا فریق بن سکتا ہے اگر جوہری جوابدہی سے متعلق اس کا قومی قانون سی ایس سی اوراس کے معاہدہ، جو سی ایس سی کا اٹوٹ حصہ ہے، کی فراہمی پر عمل کرتا ہے۔ویانا کنونشن یا پیرس کنونشن کا فریق نہ ہوتے ہوئے بھی ہندوستان نے اپنے قومی قانون یعنی سی ایل این ڈی ایکٹ کی بنیاد پر 29 اکتوبر، 2010 کو سی ایس سی پر دستخط کیے۔

سوال :6، کیا ہندوستان کا سی ایل این ڈی ایکٹ سی ایس سی کے مطابق ہے؟

جواب: سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعات موٹے طور پر آپریٹرز پر سختی، مطلق قانونی جواب دہی ڈالنے، جواب دہی کی رقم اور وقت سے متعلق پابندی، انشورنس یا مالی سیکورٹیز کے ذریعہ جواب دہی کور، جوہری تنصیب،

نقصان وغیرہ کی وضاحت کے نظر سے سی ایس سی اور اس کے معاہدہ کے مطابق ہے۔اصل میں سی ایل این ڈی ایکٹ سی ایس سی جیسے مناسب بین الاقوامی ذمہ داری نظام میں ہندوستان کے شامل ہونے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔سی ایس سی کے آرٹیکل XVIII کے تحت یہ ضرورت ہے کہ معاہدہ کرنے والا فریق، جو ویانا کنونشن یا پیرس کنونشن کا فریق نہیں ہے، کا قومی قانون ایسا ہونا چاہئے جو اس کنونشن کے معاہدہ کی دفعات پر عمل کرتا ہے۔سی ایل این ڈی ایکٹ کنونشن کے معاہدہ کی دفعات پر عمل کرتا ہے۔

سوال:7، کیا یہ ایکٹ سی ایس سی کے تحت تصور کے مطابق جوہری پلانٹ کے آپریٹرز پر ذمہ داری ڈالتا ہے؟

جواب: دفعہ 4(1) میں یہ تجویز ہے کہ جوہری پلانٹ کا آپریٹر جوہری حادثے سے پیدا جوہری نقصان کے لیے ذمہ دار ہوگا۔اس کے علاوہ دفعہ 4(4) میں یہ قانون کہ جوہری پلانٹ کے آپریٹرز کی ذمہ داری پکی ہوگی اور یہ نو فالٹ لائبلٹی کے اصول پر مبنی ہوگی۔دفعہ 8(1) میں یہ قانون ہے کہ اپنے جوہری پلانٹ کا کام شروع کرنے سے قبل آپریٹرز اپنی جواب دہی پوری کرنے کے لئے انشورنس پالیسی یا ایسی دیگر مالیاتی سیکورٹیز لے گا۔ایکٹ کے طویل عنوان کے ساتھ یہ تمام قانون واضح ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ جواب دہی پکی ہے اور نو فالٹ لائبلٹی نظام کے ذریعے آپریٹرز پر جاتی ہے۔

سوال:8، دفعہ 17 اور دفعہ 17(بی) میں سپلائر کے خلاف ڈیپینڈ لیس لینے کا اختیار کیا ہوگا؟ کیا یہ

کنونشن کے معاہدہ سے آگے نہیں جا رہے ہیں؟

جواب: ایکٹ کی دفعہ 17 میں یہ قانون ہے کہ دفعہ 6 کے عمل میں ایٹمی نقصان کے لیے معاوضہ ادا کرنے کے بعد جوہری ری ایکٹر کے آپریٹرز کو ڈیپنڈ لیس لینے کا حق ہوگا، جہاں-

(الف) معاہدے میں تحریری طور پر ایسا اختیار واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے؛

(ب) جوہری حادثہ سپلائر یا اس کے ملازم کی کسی کارروائی کی وجہ سے ہوا ہے، جس میں پیٹنٹ یا پوشیدہ خامی کے ساتھ آلات یا مواد کی فراہمی یا گھٹیا سطح کی خدمات شامل ہیں؛

(ج) جوہری حادثہ جوہری نقصان پیدا کرنے کے مقصد سے کسی شخص کی بھول-چوک سے ہوا ہے۔

سی ایس سی کے آرٹیکل 10 میں دفعہ 17 (اے) اور 17 (سی) میں پُرخطر حالات کے مقابلہ کا احاطہ کیا گیا ہے؛ دفعہ 17 (بی) ظاہر طور پر سی ایس سی کے معاہدہ کے آرٹیکل 10 میں فراہم کردہ ڈیپنڈ لیس کے حقوق کے لئے تعین کنندہ حالات کے علاوہ ہے۔ تاہم دفعہ 17 (بی) میں تعین کنندہ ضوابط مصنوعات جوابدہی تعین رحالات یا سروس کنٹریکٹ جیسی کارروائیوں اور معاملات سے متعلق ہیں۔ یہ عموماً آپریٹرز اور سپلائر کے درمیان معاہدے کا حصہ ہیں۔ یہ صورتحال نئی ہے بلکہ درحقیقت: معاہدہ کا ایک عام جزو ہے۔ اس طرح، اس قانون کو مصنوعات جوابدہی پر آپریٹرز اور سپلائر کے درمیان معاہدے کے مطابق سیکشن کے ساتھ/اس تناظر میں پڑھا جائے گا۔ آپریٹرز اور سپلائر نافذ قانون کی بنیاد پر اپنی کنٹریکٹ کی شرائط پر اتفاق رائے بنانے کے لئے آزاد

ہیں۔ کسی معاہدے کے فریق عمومی وارنٹی اور معاوضہ سیکشن کے عمل میں اپنی ذمہ داریوں کی حد کی تفصیل سے وضاحت کرتے ہیں جو ایسے معاہدوں کے عام طور پر جزو ہوتے ہیں۔

سی ایس سی کے معاہدہ کا آرٹیکل 10 (اے) کسی بھی طریقے سے آپریٹرز اور سپلائر کے درمیان معاہدے کے مندرجات کو محدود نہیں کرتا ہے جس میں آپریٹرز اور سپلائر کی طرف سے متفقہ ڈیپینڈنس کی بنیاد بھی شامل ہے۔ لہذا، مندرجہ بالا کے پیش نظر، جہاں تک دفعہ 17 (بی) میں سپلائر کے تناظر کا تعلق ہے، یہ سی ایس سی کے معاہدہ کے آرٹیکل 10 (اے) کے مطابق ہوگا نہ کہ اس کے برعکس۔ آپریٹرز اور سپلائر کی طرف سے مفاہمتی معاہدے کی شرائط کے ذریعے اسے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

سوال:9۔ کیا دفعہ 17 ڈیپینڈنس کے لازمی قانونی حقوق کو قائم کرتی ہے؟

جواب: دفعہ 17 یہ کہتی ہے کہ آپریٹرز کو ڈیپینڈنس کا حق ہوگا۔ اگرچہ یہ آپریٹرز کو خصوصی اختیار فراہم کرتی ہے، لیکن یہ بنیادی قانون نہ ہو کر خصوصی اختیار کی فراہمی ہے، دوسرے الفاظ میں، یہ آپریٹرز کو ڈیپینڈنس کے حقوق کو شامل کرنے یا استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے لیکن یہ توقع نہیں کرتی کہ آپریٹرز ایسا کرے۔ تاہم، اگرچہ معاہدے میں ڈیپینڈنس کے حقوق کی فراہمی کے لئے سی ایل این ڈی ایکٹ کے تحت کوئی لازمی قانونی توقع نہیں ہے، ڈیپینڈنس کے حق سمیت خطرہ حصہ داری نظام قائم کرنے کے پیچھے پالیسی ساز وجہ ہو سکتی ہیں۔ پالیسی کے طور پر این پی سی آئی ایل، جو پی ایس یو ہیں، اس بات پر زور دے گا کہ جوہری فراہمی کے

معاہدوں میں ایسی تجاویز ہوں جو 2011 کے سی ایل این ڈی دستور العمل کے اصول 24 کے مطابق ڈیپینڈنس کے حقوق کی فراہمی کرے۔سی ایس سی کے معاہدہ کے آرٹیکل 10 میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ معاہدے کے لئے مذاکرات میں آپریٹرز یا سپلائر کون سا نقطہ نظر اپنا سکتا ہے۔اس سلسلے میں، جوہری نقصان کے لیے تیسرے فریقوں کو نقصان کی بھرپائی کے لئے کسی مارکیٹ کے بنیادی نظام کے ذریعے فنڈز کے ذرائع کو تجویز کرکے ڈیپینڈنس کے حقوق کے سلسلے میں آپریٹرز اور سپلائر کے درمیان مذاکرات کو فہم بنانے کے لئے ہندوستانی ایٹمی انشورنس پول شروع کیا گیا ہے۔یہ ان کے خلاف ڈیپینڈنس کے حق کے استعمال کے رسک کو پورا کرنے کے لئے سپلائر کو انشورنس حاصل کرنے کے قابل بنائے گا۔

سوال:10۔ سپلائر کون ہے؟ کیا سپلائر ہمیشہ کوئی غیر ملکی کمپنی ہوتی ہے؟

جواب: سی ایل این ڈی دستور العمل کے اصول 24 میں اس بات کا ذکر ہے کہ سپلائر میں ایسا شخص بھی شامل ہوگا جو:

(i) براہ راست یا کسی ایجنٹ کے ذریعے کسی سسٹم، آلات یا جزو کی مینوفیکچرنگ اور سپلائی کرتا ہے یا فعل تصریح کی بنیاد پر کسی ساخت کی تعمیر کرتا ہے؛ یا

(ii) کسی نظام، آلات یا جزو کی مینوفیکچرنگ یا ساخت کی تعمیر کے لئے کسی وینڈر کو پرنٹ کرنے کے لئے تعمیر یا وسیع ڈیزائن اسپیسی فکیشن فراہم کرتا ہے اور ڈیزائن اور کوالٹی اشورینس کے لئے آپریٹرز کے تئیں ذمہ دار ہے؛

یا

(iii) کوالٹی اشورینس یا ڈیزائن کی خدمات فراہم کرتا ہے۔

سپلائر ہمیشہ غیر ملکی کمپنی نہیں ہوسکتی ہے، گھریلو سپلائر بھی ہو سکتے ہیں جو مندرجہ بالا معیار کو پورا کرتے ہیں اور کچھ معاملات میں خود آپریٹرز (این پی سی آئی ایل) سپلائر ہوسکتا ہے، اگر یہ کسی وینڈر کو پرنٹ کرنے کے لئے تعمیر یا وسیع ڈیزائن اسپیسی فکیشن فراہم کرتا ہے۔

سوال: 11، کیا دفعہ 46 جوہری نقصان کے لیے معاوضہ کے دعوے کو سی ایل این ڈی ایکٹ سے مختلف آئین کے تحت لانے کی اجازت دیتی ہے؟

جواب: گھریلو اور غیر ملکی دونوں سپلائرز کی طرف سے دفعہ 46 کے تفصیلی دائرہ پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 46 میں یہ قانون ہے کہ 'اس ایکٹ کی دفعات فوری نافذ کسی دوسرے قانون کے علاوہ ہوں گے، نہ کہ اس کی مخالفت میں، اور اس میں موجود کوئی بھی بات آپریٹرز کو ایسی کسی کارروائی سے چھوٹ فراہم نہیں کرے گی جو اس ایکٹ کے علاوہ ایسے آپریٹرز کے خلاف شروع کی جا سکتی ہے۔' سی ایل این ڈی ایکٹ، 2010 کی دفعہ 10 کی زبان اس طرح کے متعدد دیگر قوانین جیسے کہ ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی ایکٹ، بجلی ایکٹ، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا (سیبی) ایکٹ، انشورنس کمیشن ایکٹ کی زبان جیسی ہے۔ یہ مرتب کرنے کے لئے ایسی زبان لکھی جاتی ہے کہ دیگر متعلقہ قانون اپنے -اپنے دائرہ میں کام کرتے

رہیں گے۔

سوال:12۔ کیا دفعہ 46 سی ایس سی کی خلاف ورزی کی صورت میں جوابدہی سپلائرز پر عائد ہوتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔سی ایل این ڈی ایکٹ جوہری نقصان کے لئے تمام قانونی ذمہ داری صرف آپریٹرز پر ڈالتا ہے اور دفعہ 46 جوہری نقصان کے لیے معاوضہ کے دعوے کی دیگر دفعات کے تحت لانے کے لئے بنیاد فراہم نہیں کرتی ہے۔یعنی یہ دفعہ صرف آپریٹرز پر نافذ ہوتی ہے اور سپلائر پر نافذ نہیں ہوتی ہے،جیسا کہ اس ایکٹ کو اپناتے وقت پارلیمانی بحث کے ذریعہ تصدیق کی گئی ہے۔قابل ذکر ہے کہ سی ایل این ڈی بل کو ایک ووٹ سے منظور کرلیا گیا۔بل کے مختلف حصوں پر پولنگ کے دوران،راجیہ سبھا میں سیکشن 46 کے لئے دو ترمیم لائی گئی تھی جو بالآخر سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 46 بنی،جس میں دوسری باتوں کے ساتھ اس قانون میں سپلائرز کو شامل کرنے کا مطالبہ کیا گیا،ان دونوں ترامیم کو مسترد کردیا گیا۔جس تجویز کو واضح طور پر قانون سے باہر کردیا گیا اسے تشریح کے ذریعے قانون میں نہیں پڑھا جا سکتا ہے۔یہ قانون کا تسلیم شدہ اصول ہے کہ ہر قانون کی تشریح مقنّنہ یا قانون کے خالق کی منشا کے عمل میں کرنی ہوتی ہے(میسرس ٹرٹف سیفٹی گلاس انڈسٹریز بمقابلہ سیل ٹیکس کمشنر،اتر پردیش،2007(9)اسکیل 610،اور کیرل ریاست اور دیگر بمقابلہ وی پی وی نیلکندن نائر اور دیگر 2005(5)اسکیل 424۔

سوال:13، کیادفعہ 46 متاثرین کوآپریٹرزیاسپلائر کے خلاف غیرملکی عدالتوں میں جانے کی اجازت دیتی ہے؟

جواب: دفعہ 46 خصوصی طور پر ایسی تجاویز کا احاطہ کرتی ہے جو آپریٹرز کے خلاف موجود ہیں۔ یہ اس ایکٹ کے علاوہ آپریٹرز کے خلاف شروع کی گئی کسی دوسرے کارروائی سے اسے نہ تو بری کرتی ہے اور نہ ہی ہندوستان میں نافذ کسی دوسرے قانون کی توہین کرتی ہے۔ 'کے علاوہ اور خلاف قانون نہیں' سے متعلق فراہمی کو اس کا عام معنی دینا ہوگا۔ دفعہ 46 دیگر قوانین کی موزونیت کو متاثر نہیں کرتی ہے۔ اس طرح، یہ آپریٹرز کو جوہری نقصانات کے لئے سول ذمہ داری کے مختلف معاملات کو شامل کرنے والے دیگر قوانین کے استعمال سے بری نہیں کرتی ہے۔ ساتھ ہی، یہ غیرملکی عدالتوں میں جانے کے لئے متاثرین کے لئے بنیاد تشکیل نہیں کرتی ہے۔ اصل میں، یہ معاوضہ حاصل کرنے کے لئے ایٹمی نقصان کے متاثرین کے لئے گھریلو قانونی فریم ورک فراہم کرنے سے متعلق قانون کی بنیادی منشا کے خلاف ہوگا۔ یہ حقیقت کہ غیرملکی عدالتوں کے دائرہ اختیار کو نافذ کرنے کے لئے ایک مخصوص ترمیم کو سی ایل این ڈی بل اپنانے کے دوران مسترد کردیا گیا تھا، اس تشریح کی تصدیق کرتا ہے۔

سوال:14، آپریٹرواورسپلائرز کے لئے مجوزہ انشورنس پول کس طرح کام کرے گا؟

جواب: ہندوستانی ایٹمی انشورنس پول جی آئی سی رے اور چار دیگر پی ایس یو کے ذریعہ تشکیل شدہ ایک جوکھم

سے بھرا ہوا ٹرانسفر نظام ہے، جو کل 1500 کروڑ روپے میں سے 750 کروڑ روپے کی صلاحیت کی ساتھ مل کر شراکت کریں گے۔ باقی صلاحیت کی شراکت حکومت کی طرف سے ٹیپرنگ بنیاد پر کی جائے گی۔ یہ پول سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 6(2) کے تحت جوہری آپریٹرز کی اور ایکٹ کی دفعہ 17 کے تحت سپلائر کی ذمہ داری کے خطرے کا احاطہ کرے گا۔ پول کے تحت تین قسم کی پالیسی کا تصور ہے جس میں ٹرنکی سپلائرز سے مختلف سپلائرز کے لئے ایک خصوصی سپلائر حادثاتی پالیسی شامل ہے۔ مقدمے کے مخالفین کے طور پر ایک -دوسرے کو دیکھنے کی بجائے آپریٹرز اور سپلائر ایک -دوسرے کو ساتھ مل کر خطرے کا انتظام کرنے والے پارٹنر کے طور پر دیکھیں گے۔ یہ ہندوستانی سپلائرز کے لئے بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا امریکہ یا دیگر سپلائرز کے لئے۔ فرانس، روس، جنوبی افریقہ اور امریکہ جیسے ممالک میں پوری دنیا میں کام کرنے والے 26 انشورنس پولوں کے ساتھ بین الاقوامی تجربے پر معلومات کے تبادلے -فراہم کرنے کے لئے ہندوستان میں ایک بین الاقوامی ورکشاپ منعقد کی جائے گی۔

سوال:15، پول کے تحت کس طرح کی پریمیم اور انشورنس پالیسیاں ہیں؟

جواب: پول سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 6(2) کے تحت جوہری آپریٹر کی ذمہ داری اور دفعہ 17 کے تحت سپلائرز کی ذمہ داری سے متعلق خطرات کا احاطہ کرتا ہے۔ تین قسم کی پالیسی کا تصور ہے: آپریٹرز کے لئے ٹیر 1- پالیسی؛ ٹرن کی سپلائرز کے لئے ٹیر 2-پالیسی اور ٹرن کی سپلائرز سے مختلف سپلائرز کے لئے ٹیر 3-

پالیسی۔ پریمیم کی قیمت کا تعین خطرے کے امکان، نقصان کی ممکنہ سنجیدگی اور جوہری پلانٹ کے گرد لوگوں اور جائیداد کے ایکسپوزر جیسے عوامل پر انحصار کرے گی۔ پول منتظم جی آئی سی رے این پی سی آئی ایل اور دیگر کے ساتھ خطرے کی تشخیص کی بنیاد پر پریمیم کی رقم تیار کرنے کے کام میں لگا ہوا ہے۔ اس قواعد میں مدد کے لئے ڈی اے ای کی طرف سے ممکنہ سیکورٹی اندازہ پر مبنی مطالعہ کرایا گیا ہے۔ یہ اسکیم سائنسی، مارکیٹ پر مبنی ہے اور ہندوستانی حالات کے مطابق بہترین بین الاقوامی طریقوں کے ساتھ مخصوص کی گئی ہے۔

سوال:16، کیا اس سے ٹیکس دہندگان پر بوجھ نہیں پڑے گا اور جوہری توانائی کی قیمت نہیں بڑھے گی؟

جواب: یہ سمجھنا چاہئے کہ ٹیکس دہندگان یا حکومت پر کوئی اضافی بوجھ نہیں ہے۔ سی ایل این ڈی ایکٹ کے تحت این پی سی آئی ایل (آپریٹر) سے پہلے ہی غیر فوجی جوہری نقصان کے لئے اپنی زیادہ سے زیادہ ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے ایک مالی سیکورٹیز قائم کرنے کی توقع ہے (1500) کروڑ روپے۔ اس وقت، اس رقم کے لئے این پی سی آئی ایل بینک گارنٹی دے رہا ہے جس کے خلاف یہ سالانہ فیس ادا کرتا ہے۔ ہندوستانی جوہری انشورنس پول (آئی این آئی پی) کے ساتھ ایک مارکیٹ کی بنیاد بین الاقوامی بہترین رواج کی پیروی کی جائے گی۔ اسی رقم کے لئے پول کے تحت این پی سی آئی ایل انشورنس لے گا اور جس طرح یہ اس وقت سالانہ فیس ادا کرر ہا ہے اسی طرح یہ پول کے لئے ایک سالانہ انشورنس پریمیم کی ادائیگی کرے گا۔ حکومت اصل میں پہلے چند

سال کے لئے اس وقت تک انشورنس پول کے لئے 750 کروڑ روپے دستیاب کرائے گی، جب تک کہ انشورنس کمپنیاں اپنے طور پر اس کا انتظام کرنے میں قادر نہیں ہو جاتی ہیں۔تاہم،حکومت اس رقم پر پریمیم کا متناسب اسٹاک کمایا کرے گی، جس کا استعمال صرف جوہری حادثے کے معاملے میں کیا جائے گا۔آپریٹر اور سپلائرز کی طرف سے پریمیم کی ادائیگی کا پاور پلانٹس کی قیمت پر اثر معمولی ہونے کی امید ہے۔ 26انشورنس پولو ں کا بین الاقوامی تجربہ یہ ہے کہ آپریٹر صرف پلانٹس کی کل لاگت کے بہت چھوٹے حصے ادا کرتے ہیں۔

سوال:17۔ سی ایل این ڈی ایکٹ کے تحت کتنا معاوضہ قابل ادائیگی ہے؟

جواب: اس وقت سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 6(1) یہ طے کرتی ہے کہ ہر جوہری حادثے کے سلسلے میں ذمہ داری کی زیادہ سے زیادہ رقم تین سو ملین اسپیشل ڈرائنگ رائٹ (ایس ڈی آر) کے مساوی روپے کے برابر ہوگی۔چونکہ اس وقت 1 ایس ڈی آر کی قیمت 87روپے کے ارد گرد ہے،اس لئے تین سو ملین ایس ڈی آر تقریباً2610 کروڑ روپے کے برابر ہیں۔ایکٹ کی دفعہ 6(2) میں یہ طے کیا گیا ہے کہ آپریٹر کی زیادہ سے زیادہ ذمہ داری 1500 کروڑ روپے ہوگی۔اگر سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 7(1)(اے) کے مطابق کل جوابدہی 1500 کروڑ روپے سے زیادہ ہوتی ہے،تو 1110 کروڑ روپے کے اس فرق کو مرکزی حکومت کی طرف سے پورا کیا جائے گا۔2610 کروڑ روپے سے زیادہ ہونے پر،ہندوستان سی ایس سی کے تحت بین الاقوامی فنڈ حاصل کرنے کے قابل ہوگا، جب یہ اس کنونشن کا فریق بن جائے گا۔

سی ایل این ڈی ایکٹ کی دفعہ 7(2) میں یہ قانون ہے کہ مرکزی حکومت آپریٹرز سے ایسی رقم ایسے طریقے سے، جس کا تعین کیا جاسکتا ہے، وصول کرکے ایک 'جوہری جواب دہی فنڈ' قائم کرسکتی ہے۔ جوہری جواب دہی فنڈ کی ساخت پر کچھ وقت سے غور چل رہا ہے۔ موجودہ نئے جوہری پلانٹس سے پیدا بجلی کی بنیاد پر آپریٹرز سے چھوٹی رقم وصول کرکے 10 سال کی مدت میں اس طرح کا فنڈ بنانے کی تجویز ہے۔ امید ہے کہ اس سے صارفین کے مفاد متاثر نہیں ہوں گے۔

سوال:18۔ کیا آپریٹرز اور سپلائرز سے مستقبل میں موجود معاہدوں پر اس قانون کے تحت فی الحال دستیاب سے زیادہ معاوضہ ادا کرنے کے لئے کہا جاسکتا ہے؟

جواب: جہاں تک مستقبل میں اس ایکٹ کے تحت معاوضہ کی رقم میں ممکنہ اضافہ اور موجود معاہدوں کے سلسلے میں سپلائرز کے خلاف ڈیپنڈنس پر اس کے استعمال کا تعلق ہے، تسلیم شدہ قانون یہ ہے کہ قانون میں تبدیلی اس وقت نافذ قانون کے تحت کی گئی موجود معاہدے کی شرائط کو تبدیل نہیں کرسکتی ہے۔ راجع بہ ماضی قانون جو معاہدے کے تحت کسی فریق کو فراہم کئے گئے خصوصی حقوق کو متاثر کرتا ہے، عدالت میں پائیدار نہیں ہوگا۔ میسرس پوروانچل کیبل اینڈ کنڈکٹر پرائیویٹ لمیٹڈ بمقابلہ آسام ریاستی برقی بورڈ اور دیگر، (2012)6 ایس سی آر 905 میں سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اگرچہ مقننہ راجع بہ ماضی قانون کے اثرات کے ساتھ قانون بناسکتی ہے، کسوٹی یہ ہے کہ اس سے فراہم کئے گئے حق نہیں چھننے چاہییں یا نئے بوجھ

نہیں ڈلنے چاہییں یا موجود جوابدہ نہیں ناکارہ نہیں ہونی چاہئے۔

سوال:19، اگلے قدم کیا ہیں؟

جواب: اب اپنی بات چیت کو آگے بڑھانا اور ہمارے قانون اور ہمارے رواج سے ہم آہنگ قابل عمل تکنیکی-تجارتی تجویز اور معاہدے لے کر آنا کمپنیوں پر منحصر ہے تاکہ بین الاقوامی تعاون سے تعمیری ایکٹر ہندوستان کی توانائی سیکورٹی اور ہندوستان کے صاف توانائی کے اختیارات کو مضبوط کرنے میں شراکت دینا شروع کرسکیں۔

08فروری، 2015